

## مکاتیب ڈاکٹر محمود احمد غازی بنام نذر صابری

ترتیب و تخیب: ڈاکٹر ارشد محمود ناشار ☆

### ڈاکٹر محمود احمد غازی: مختصر تعارف

نامور اسلامی اسکالر، محقق، ماہر تعلیم اور بیسیوں کتابوں کے مصنف و مؤلف ڈاکٹر محمود احمد غازی بلاشبہ ہمارے عہد کی ایک ایسی تاب دار اور منفعت رساں شخصیت تھے جن کے علم و فضل، تحریر و تقریر اور تدریس و انتظام نے کئی افراد، اداروں اور شعبوں کی ثروت اور وقعت میں اضافہ کیا۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ۱۸۔ ستمبر ۱۹۵۰ء کو حافظ محمد احمد فاروقی کے گھر دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ان دنوں دہلی میں قیام پذیر تھے جہاں وہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان ہائی کمیشن سے وابستہ تھے۔ ڈاکٹر غازی کا بچپن کا نندھلہ میں اپنے ننھیال کے ہاں گزرنا ۱۹۵۴ء میں والد محترم کے ہمراہ پاکستان آگئے اور کراچی کو اپنا مستقر ٹھہرایا۔ غازی صاحب نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن حکیم حفظ کیا۔ ازاں بعد آپ کو بنوری ٹاؤن کے معروف دینی مدرسے میں داخل کیا گیا جہاں آپ نے مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا عبدالرشید نعمانی، مولانا عبدالقدوس شامی اور مولانا محمد یوسف عطیہ سے کسب فیض کیا۔ ۱۹۶۶ء میں والد گرامی کا تبادلہ اسلام آباد ہوا تو غازی صاحب بھی یہیں آگئے اور مدرسہ تعلیم القرآن، راول پنڈی میں مولانا غلام اللہ خان کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اسی سال آپ نے درس نظامی کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں میٹرک، ایف۔ اے اور بی۔ اے امتحانات بھی پاس کیے۔ ۱۹۶۸ء میں جامعہ پنجاب سے فارسی آنرز کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ ۱۹۷۲ء میں جامعہ پنجاب سے ایم اے عربی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۸۸ء میں اسی جامعہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی۔ پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع ”شاہ ولی اللہ کا اسلامی کردار“ تھا۔

ڈاکٹر غازی صاحب نے ۱۹۶۷ء میں مدرسہ فرقانیہ سے تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۸ء میں مدرسہ ملیہ راول پنڈی سے وابستہ ہوئے۔ اسی سال مصر کے شاعر اور عالم شیخ صاوی علی شعلان، جو صدر ایوب کی خصوصی درخواست پر کلام اقبال کے عربی ترجمے کے لیے پاکستان آئے تھے، کے ساتھ مل کر کلام اقبال کا عربی ترجمہ کیا۔ ۱۹۶۹ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ساتھ وابستہ ہوئے۔ اولاً ادارہ تحقیقات اسلامی میں عربی کی تدریس کا فریضہ ادا کیا، بعد ازاں اس ادارے سے بطور محقق وابستہ رہے۔ ۱۹۸۷ء میں فیکلٹی آف شریعہ اینڈ لاء میں پروفیسر کے منصب پر تقرر ہوا۔ کچھ عرصہ قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد میں انٹرنیشنل ریلیشنز کے شعبہ میں تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۷ء تک ادارہ تحقیقات اسلامی کے اُردو مجلہ ”نگر و نظر“ اور ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۷ء اور ۱۹۹۱ء تا

☆ اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۹۹۳ء اسی ادارے کے عربی مجلہ ”الدراسات الاسلامیہ“ کے مدیر رہے۔ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۳ء فیصل مسجد کے خطیب اور اسلامک سنٹر کے ڈائریکٹر کی حیثیت میں کام کیا۔ ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۳ء دعوتِ اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔ اس کے علاوہ دو بار اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن، شریعہ اپیل بورڈ کے جج، نیشنل سیکورٹی کونسل کے رکن، اسلامی یونیورسٹی کے نائب صدر اور صدر اور پرویز مشرف کے دور میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور کام کیا۔ قطر یونیورسٹی سے بھی وابستہ رہے۔ پاکستان، عرب، مصر، ایران، شام اور چین کی جامعات کی مختلف کمیٹیوں کے رکن اور سرپرست بھی رہے۔ دُنیا بھر میں اسلام اور عالمِ اسلام کے حوالے سے منعقدہ سیسی ناروں، مذاکروں اور کانفرنسوں میں شرکت اور پاکستان کی نمائندگی کی۔ ڈاکٹر صاحب زندگی کے آخری لمحات تک حرکت و عمل کی جیتی جاگتی تصویر بنے رہے۔ آپ ۲۶ ستمبر ۲۰۱۰ء کو فجر کے وقت راہی ملک بقا ہوئے۔ مولانا احمد میاں تھانوی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اسلام آباد ایچ۔ ایون کے قبرستان میں آپ کے جسدِ خاکی کو سپردِ خاک کیا گیا۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی زندگی بھر تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف سے وابستہ رہے۔ آپ کو اردو، انگریزی، عربی، فارسی اور فرانسیسی زبانوں پر عبور تھا۔ قرآن و سنت، سیاسیات، معاشیات، ادبیات، اقبالیات اور فقہی موضوعات پر بیسیوں کتابیں لکھیں۔ آپ کی چند اہم کتب کے نام یہ ہیں:

☆ احکامِ بلوغت (۱۹۸۷ء)	☆ ادبِ القاضی (۱۹۸۳ء)
☆ قرآن: ایک تعارف (۲۰۰۳ء)	☆ حکمتِ عالمِ قرآنی (۱۹۹۲ء)
☆ مسلمانوں کا دینی و عصری نظامِ تعلیم (۲۰۰۹ء)	☆ محاضراتِ قرآن (۲۰۰۳ء)
☆ محاضراتِ فقہ (۲۰۰۵ء)	☆ محاضراتِ حدیث (۲۰۰۵ء)
☆ محاضراتِ شریعت و تجارت (۲۰۰۹ء)	☆ محاضراتِ سیرت (۲۰۰۷ء)
☆ اسلامی شریعت اور عصرِ حاضر (۲۰۰۹ء)	☆ اصولِ الفقہ (دو حصے: ۲۰۰۳ء)
☆ اسلامی بنکاری: ایک تعارف (۲۰۱۰ء)	☆ اسلام اور مغربِ تعلقات (۲۰۰۹ء)

☆ State & legislation in Islam (2006).

☆ Renaissance and Revivalism in Muslim India 1707 to 1867(1998).

☆ An Analytical Study of the Sannsiyyah Movement of North Africa.

☆ Islamic Renaissance in South Asia 1707 to 1867.

نذر صابری۔۔۔ ایک تعارف

نذر صابری عہدِ رواں کی ایک ممتاز علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ آپ نے شعر و ادب اور تحقیق و تدوین کے میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ شاعر، محقق اور مخطوطہ شناس ہیں۔ نذر صابری کا اصل نام غلام محمد

ہے۔ آپ یکم نومبر ۱۹۲۳ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن جالندھر ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام مولوی علی بخش تھا، جو مولانا نواب الدین صابری رمداسی کے دست گرفتہ تھے۔ نذر صابری نے گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر سے میٹرک، اسلامیہ کالج جالندھر سے بی اے اور پنجاب یونیورسٹی سے ڈپلوما ان لائبریری شپ کی تحصیل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اسلامیہ کالج جالندھر میں کتاب دار مقرر ہوئے۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد لاہور آگئے اور یہاں پنجاب پبلک لائبریری میں اسٹنٹ کیپٹاگر کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ کالج کیمبل پور [حال تک] میں کتاب دار مقرر ہوئے اور سبک دوشی [۱۹۸۳ء] تک اسی ادارے سے وابستہ رہے۔ صابری صاحب نے ۱۹۵۷ء میں محفل شعر و ادب اور ۱۹۶۳ء میں مجلس نوادراتِ علمیہ کی بنیاد رکھی۔ ان اداروں نے انک کے علمی و ادبی افق کی تابانی میں اضافہ کیا۔ مجلس نوادراتِ علمیہ کے زیر اہتمام مخطوطات کی دو نمائشیں منعقد ہوئیں جنہیں ملک بھر میں قدر کی نظر سے دیکھا گیا۔ نذر صابری نے ولی دکنی کے معاصر، انک کے اولین اُردو و فارسی شاعر شکرانگی کا دیوان شائع کیا۔ شیخ محمود اشٹوی کی کتاب غایۃ الامکان فی معرفتہ الزمان والمکان کو پہلی بار اصل مصنف کے نام کے ساتھ شائع کیا۔ نذر صابری کی دیگر تصانیف و تالیفات و تدوینات میں قصہ مشائخ (محمد زاہد آگئی)، انتخاب دیوان ظفر احسن، المرأة فی شرح المشکوٰۃ (شیخ نصر اللہ بن عبدالسلام)، ارمغانِ انک، آفتابِ شوالک، نوادراتِ علمیہ، فہرستِ مخطوطات (عربی)، لذتِ آشنائی، ظوائر، منہج الرشاد لنفع العباد (شیخ زین الدین الجوانی الہروی) اور واماندگی شوق (مجموعہ نعت) شامل ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے ساتھ نذر صابری کا دوستانہ تعلق کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ ڈاکٹر غازی کے خالہ زاد بھائی پروفیسر زاہر حسن فاروقی (متوفی جون ۲۰۱۰ء) گورنمنٹ کالج انک میں شعبہ اُردو کے استاد اور صابری صاحب کے رفیقِ کار تھے، اس لیے ان کی معیت میں ڈاکٹر غازی کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی قائم رہا۔ دونوں بزرگ ایک دوسرے کے علم و فضل کے قدردان اور ایک دوسرے کی صلاحیتوں کے معترف تھے۔ حیرت ہے کہ ان کے درمیان طویل سلسلہ مکاتیب قائم نہ ہو سکا۔ صابری صاحب کے ذخیرہ مکاتیب میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کے صرف آٹھ خط دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک خط جو غالباً سب سے پرانا ہے، کاغذ کے پھٹ جانے سے ناخوانا ہو گیا ہے۔ یہ خط مولانا کوثر نیازی کے کتب خانے کے بارے میں ہے۔ صابری صاحب کو کسی ذریعے سے معلوم ہوا تھا کہ مولانا کوثر نیازی کے کتب خانے کی نگہداشت کا کوئی مناسب انتظام نہیں کیا گیا، جواب میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ یہ بات درست نہیں۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کی مرکزی لائبریری میں یہ کتب خانہ شامل ہے اور آج کل اس کی کتابوں کی جلد سازی کا کام ہو رہا ہے۔

صابری صاحب نے تحقیق الادیان، علامہ زنجشیری اور دیگر اعلام و کتب کے حوالے سے ڈاکٹر محمود احمد غازی سے خط کتابت کی۔ ڈاکٹر صاحب نے جس انداز سے ان کے خطوں کے جواب دیے، ان سے ڈاکٹر غازی کی وسعتِ علمی کا اظہار بھی ہوتا ہے اور صابری صاحب کے ساتھ ان کے رشتہٴ اخلاص کے ترجمانی بھی۔ ذیل میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کی مکاتیب کا متن پیش کیا جاتا ہے۔ راقم نے ان مکاتیب پر مختصر حواشی کا اضافہ کیا ہے، جو متن مکاتیب کی تفہیم میں معاون ہیں۔

## مکاتیب

[۱]

Da'wah Academy

INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY

ISLAMABAD

اكاديمية الدعوة

الجامعة الاسلامية العالمية اسلام آباد

۲۲۔ اپریل ۱۹۹۱ء

برادر مکرم محترم جناب نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے آپ کے مزاج گرامی بہ خیر ہوں گے۔ آپ کا گرامی نامہ کئی روز ہوئے موصول ہوا تھا لیکن میں مسلسل سفر کی وجہ سے بروقت جواب نہیں دے سکا۔ اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے اردو زبان میں ادیان و مذاہب کی کتابوں پر کام شروع کیا ہے (۱)۔ اس موضوع پر ادارہ تحقیقات اسلامی (۲) کے کتب خانے میں خاصا اچھا ذخیرہ موجود ہے۔ ۱۹۳۰ء سے قبل بھی اردو زبان میں بعض بہت اچھی کتابیں ادیان و مذاہب پر لکھی گئیں، جن کی ابتدائی فہرست دو ایک روز میں آپ کو بھیج دوں گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ تقابلی ادیان میرا موضوع نہیں ہے۔ اکبر (۳) سے پہلے جس مسلمان بادشاہ کا نام تقابلی ادیان کے معرکوں کے سلسلے میں معروف ہے، وہ عباسی فرماں روا مامون (۴) ہے۔

بھگتی تحریک (۵) کے بارے میں مجھے آپ کے تاثر سے اتفاق ہے کہ یہ اسلام کی سرجی الاثری کو روکنے کی ایک چال تھی۔ کئی سال پہلے میرے بعض مضامین عربی زبان میں اس موضوع پر شائع ہوئے تھے؛ اگر آپ کو دلچسپی ہو تو ارسال کر دوں۔ بھگتی تحریک کے اس پہلو پر مختصر اور جامع بحث ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (۶) کی انگریزی کتاب ”مسلم کیونٹی“ (۷) میں موجود ہے۔ شیخ اکرام (۸) کا سلسلہ کوثر (۹) بھی اس سلسلے میں بعض مفید اور دلچسپ معلومات فراہم کرتا ہے۔

والسلام

مخلص

محمود احمد غازی

برادرِ مکرم و محترم جناب پروفیسر (۱۰) نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے آپ کے مزاج گرامی بہ خیر ہوں گے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کے خط کا جواب دینے میں تاخیر ہوئی، کیوں کہ میں ضروری کام سے کراچی گیا ہوا تھا۔

آپ کا یہ ارشاد صحیح ہے کی مخاطب قوم کے دین و مذہب کا مطالعہ کیے بغیر اس قوم میں تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس کام کے لیے تقابلی ادیان کا ابتدائی اور عمومی مطالعہ کافی ہے۔ کسی عمیق اور اختصاصی مطالعے کی شرط نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو تو دعوت و تبلیغ کا کام رک جائے۔

مراجع کا لفظ آپ نے جس مفہوم میں استعمال فرمایا ہے، اس کی جگہ رجحانات کا لفظ استعمال کیا جانا چاہیے۔ مراجع کا لفظ اس مفہوم میں عربی میں استعمال نہیں ہوتا۔

آپ کی مطلوبہ کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:

انجیل برناباس: ترجمہ مولوی محمد حلیم انصاری، ۱۹۱۶ء، لاہور۔

منظوم اردو ترجمہ: بھگوت گیتا، نولکشور، ۱۹۲۳ء۔

تاریخ بائبل: ترجمہ طالب الدین، لاہور۔

تلاش حق: چرن لال، لکھنؤ، ۱۹۳۰ء۔

تلسی کرت رامائن: لکھنؤ، ۱۹۳۱ء۔

کرشن بیٹی: خواجہ نظامی، دہلی۔

ہندو مذہب میں قربانی: معین الدین محمد، ۱۹۲۵ء۔

والسلام  
مخلص

محمود احمد غازی

[۳]

Da'wah Academy  
INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY  
ISLAMABAD

اكاديمية الدعوة  
الجامعة الاسلامية العالمية اسلام آباد

۱۵۔ جون ۱۹۹۳ء

محترم و مکرم جناب نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ مورخہ ۸ جون ۱۹۹۳ء باصرہ نواز ہوا، میں ان شاء اللہ جلد ہی آپ کے حسب ارشاد مطلوبہ معلومات فراہم کر کے ارسال کر دوں گا۔ تاہم مجھے یہ لگتا ہے کہ بعض ناموں کے بارے میں شاید کہیں التباس ہوا ہے۔ علامہ زنجشتری (متوفی ۵۳۸ھ) (۱۱) کا زمانہ فیروز آبادی صاحب قاموس (۱۲) سے بہت پہلے ہے، جن کی وفات ۸۱۷ھ میں ہوئی۔

والسلام  
ڈاکٹر محمود احمد غازی  
ڈائریکٹر جنرل

معرفت جناب تحسین حسین صاحب  
مدیر ماہ نامہ انک [نامہ]  
بی ۵۲، نزد چوک فوارہ، ضلع انک

[۴]

Da'wah Academy  
INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY  
ISLAMABAD

اكاديمية الدعوة  
الجامعة الاسلامية العالمية اسلام آباد

۲۶۔ جون ۱۹۹۳ء

برادر مکرم جناب نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ کئی روز ہوئے ملا تھا اور مختصر جواب اسی روز ارسال کر دیا تھا، اس خط کے ہمراہ آپ کی مطلوبہ کچھ معلومات ارسال خدمت ہیں۔ بقیہ ناموں کے بارے میں یا تو کوئی التباس ہوا ہے یا پھر زرکلی (۱۳) اور کمالہ (۱۴) نے یہ اندراجات اپنی کتابوں میں شامل نہیں کیے۔ بعض جگہ ایسا لگتا ہے کہ آپ نے افراد کے القاب اور نسبتوں کے بیان کرنے میں معروف القاب اور نسبتوں کو چھوڑ کر غیر معروف القاب اور نسبتیں تحریر فرمائیں۔ تاہم اگر ان صفحات سے کام نہ چلے تو دوبارہ تحریر فرمائیے گا، مزید تلاش کر لیں گے۔

والسلام

نیاز مند

ڈاکٹر محمود احمد غازی

[۵]

Da'wah Academy

اكاديمية الدعوة

INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY

الجامعة الاسلامية العالمية اسلام آباد

ISLAMABAD

۲۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

برادر مکرم و محترم جناب پروفیسر نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۹۳ء کئی روز ہوئے ملا تھا، جس کی پشت پر آپ کے ارسال کردہ مخطوطہ کی عکسی نقل بھی تھی۔ میں ان شاء اللہ دو ایک روز میں کسی وقت خود لاہر میں جا کر مطلوبہ معلومات فراہم کر کے آپ کو ارسال کر دوں گا۔ شاید اس کام کے لیے مجھے خود ہی کچھ وقت نکالنا پڑے گا، کسی اور کے بس کا معلوم نہیں ہوتا۔

والسلام

نیاز مند

ڈاکٹر محمود احمد غازی

ڈائریکٹر جنرل

جناب پروفیسر نذر صابری صاحب

۱۔ میونسپل پلازہ، انک شہر

ضلع انک

[۶]

۳۰۔ نومبر ۱۹۹۵ء

اسلام آباد

برادر مکرم و محترم جناب پروفیسر نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ نے کل مشرف فرمایا۔ واقعی مجھ سے تاخیر اور کوتاہی ہوئی۔ آپ کا سابقہ گرامی [نامہ] اس وقت دستیاب نہیں ہے۔ براہ کرم دوبارہ زحمت فرمائیے اور اطلاع دیجیے کہ کیا کیا معلومات درکار ہیں۔

والسلام

نیاز مند

محمود احمد غازی

اسلام آباد

۱۵۔ رمضان المبارک [۱۴۱۶ھ]

برادرِ مکرم و محترم جناب پروفیسر نذر صابری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کئی روز سے عریضہ ارسال کرنے کا ارادہ کر رہا تھا، لیکن عدیم الفرستی مانع آتی رہی۔ جی ہاں احمد الطبری اور محبت الدین طبری (۱۵) ایک ہی آدمی کے نام ہیں۔ پورا نام محبت الدین احمد بن عبد اللہ الطبری ہے۔ سال وفات ۶۹۴ [ھ] ہے۔ بقیہ نام تلاش کے باوجود نہیں ملے۔ الاعلام (۱۶)، معجم المؤلفین (۱۷) اور دیگر تذکروں میں نظر نہیں آئے۔

علامہ زنجشیری کو میں قابل احترام اکابر اسلام میں سے سمجھتا ہوں۔ اگر ان کے تابع ہونے کی روایت ثابت نہ بھی ہوتی بھی ان کے غیر معمولی مقام و مرتبہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابن خلدون (۱۸) نے لکھا ہے کہ قرآن کی فصاحت و بلاغت کو کما حقہ جن دو آدمیوں نے سمجھا ہے، ان میں ایک علامہ زنجشیری ہیں۔ جس آدمی نے زندگی کے آخری سال بیت اللہ کے سائے میں اس عقیدت سے گزارے ہوں کہ زبانِ خلق نے اس کو جار اللہ (اللہ کا پڑوسی) قرار دیا ہو، اس کی سرخروئی میں شک کرنے کو بڑی جسارت گردانتا ہوں۔ یوں بھی علامہ کا اعتزال بڑا ہلکا یا گلابی قسم کا ہے۔ ان کو انتہا پسند معتزلہ کے ساتھ شمار کرنا مناسب نہیں (۱۹)۔

پروفیسر فاروقی صاحب (۲۰) سے سلام عرض کر دیں۔ ان کو ایک خط لکھا تھا، جس میں ایک استفسار تھا، جواب کا

منتظر ہوں۔

والسلام

نیاز مند

محمود احمد غازی



## حواشی و تعلیقات

۱۔ نذر صابری صاحب ان دنوں اپنے شیخ مولانا نواب الدین چشتی صابری کی کتاب پیغام حق کی نظر ثانی کر رہے تھے۔ یہ کتاب دراصل مولانا نواب الدین چشتی صابری کی کتاب تحقیق الادیان فی اعجاز القرآن کا مقدمہ تھی جو پہلی بار ۱۹۳۰ء میں رامداس ضلع امرتسر سے مصنف کے عین حیات شائع ہوئی۔ مولانا موصوف مقدمے کے بعد یہ وجوہ کتاب نہ لکھ سکے۔ مقدمے کا دوسرا ایڈیشن ان کے مرید باصفا غلام محی الدین خاں لودھی چشتی صابری نے ادارہ فروغ تجلیات صابریہ، فیصل آباد کے زیر اہتمام شائع کیا۔ صابری صاحب نے اس کتاب پر مبسوط دیباچہ لکھنے کے لیے تحقیق الادیان کے موضوع پر بہت سا لوزمہ اکٹھا کیا اور بالخصوص ۱۹۳۰ء سے قبل اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ کیا، مگر افسوس کہ صابری صاحب اس کتاب پر کچھ نہ لکھ سکے اور یہ کتاب ان کی تحریر کے بغیر شائع ہو گئی۔

۲۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد تعلیمات اسلامی بورڈ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہوا۔ سید سلیمان ندوی اس کے صدر اور مولانا ظفر احمد انصاری اس کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ سید صاحب کی رحلت کے بعد یہ بورڈ ختم ہو گیا اور اس کی جگہ مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۵۲ء کی دستور ساز اسمبلی نے اس ادارے کے قیام کی قرارداد پاس کی مگر عملاً اس ادارے کا آغاز ۱۹۵۳ء میں ہوا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر ممتاز حسن اور عزت حسین زبیری اس ادارے کی تشکیل میں پیش پیش تھے۔ مولانا عبدالعزیز میمن ادارہ تحقیقات اسلامی کے پہلے منصرم تھے۔ ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو پورے اختیارات کے ساتھ پہلا ہمہ وقتی ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ ادارے کا دفتر پہلے کراچی میں تھا، دارالحکومت کی تبدیلی کے وقت ادارے کا دفتر بھی اسلام آباد میں منتقل ہوا۔ یہ ادارہ پہلے وزارت تعلیم، پھر وزارت قانون اور بعد ازاں وزارت مذہبی امور کے ساتھ وابستہ ہوا۔ اس ادارے کا عظیم الشان کتب خانہ پاکستان کے چند بڑے کتب خانوں میں شمار ہوتا ہے۔ ادارے کا ایک مستقل شعبہ مطبوعات کا ہے، جس کے زیر اہتمام کئی علمی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس ادارے کے زیر اہتمام عربی، انگریزی اور اردو کے علمی و ادبی مجلے بھی شائع ہوتے ہیں، جو اپنے واقع مندرجات کے باعث علمی حلقوں میں معروف ہیں۔

۳۔ نام درمخل حکمران؛ جلال الدین محمد اکبر، ہمایوں کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ اس کا زمانہ حکمرانی ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک ہے۔ اس کے اپنے مخالفوں کو عبرت ناک شکست دے کر مغلیہ حکومت کو مضبوط اور مستحکم کیا۔

۴۔ مراد خلیفہ مامون الرشید [۷۸۶ء تا ۸۳۳ء]؛ سلطنت عباسیہ کا ساتواں خلیفہ۔ ہارون الرشید کا دوسرا بیٹا جو اپنے بھائی امین الرشید کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس کا اصل نام عبداللہ تھا۔ اس کے زمانے میں کئی علمی ادارے قائم ہوئے؛ بغداد اور دوسرے مقامات پر رصد گاہیں قائم ہوئیں۔ فلکیات، ہندسہ، نجوم اور دوسرے علوم و فنون کو اس کے دور میں بہت فروغ ملا۔

۵۔ بارہویں صدی کی ایک تحریک جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے عقائد کو ملا کر ایک مخلوط نظام فکر کی داعی تھی۔ جنوبی ہندوستان میں رامانج [م ۱۱۳۷ء] اس تحریک کا بنیاد گزار تھا جس نے ویشنو پوجا کے لیے ایک فلسفیانہ اساس قائم کی۔ اس نے ویدوں اور برہمنی روایات کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا تاہم وہ وحدانیت پرست ضرور تھا۔ بعد میں یہ تحریک دو گروہوں میں بٹ گئی۔ ایک گروہ

ہندومت کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھتا تھا جب کہ دوسرا اسلامی تعلیمات کے زیادہ قریب تھا۔ بھگت کبیر کا تعلق ثانی الذکر گروہ سے تھا۔ اوّل الذکر گروہ کے نمایندہ افراد میں نابھ داس [مصنف بھگت مالا] اور تلسی داس کوئی کے نام شامل ہیں۔

۶۔ نام در مورخ، دانش ور اور ماہر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۳ء کو بیالی ضلع ایٹھ [انڈیا] میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام قاضی صادق حسین قریشی تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی تعلیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۷ء تک دہلی یونیورسٹی میں تاریخ کے استاد رہے۔ ملک کی تقسیم کے بعد پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے شعبہ تاریخ سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۴۹ء تا ۱۹۵۱ء نائب وزیر داخلہ، اطلاعات و بحالیات رہے۔ ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۳ء وزیر مملکت برائے تعلیم و بحالیات رہے۔ کچھ عرصہ کولمبیا یونیورسٹی میں وزنگ پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحب کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر، ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل انیورز کے چیئرمین، پاکستان ہسٹوریکل سوسائٹی کے صدر اور مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کے بانی صدر نشین رہے۔ ۲۲، جنوری ۱۹۸۱ء کو راہی ملک بقا ہوئے۔ گلشن اقبال، کراچی میں آسودہ خاک ہیں۔ آپ کی چند معروف کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ Ulema In Politics.

☆ The Administration of The Sultanate of Dehli.

☆ The Muslim Community of the Sub-Continent.

☆ The Pakistani way of life. ☆ The struggle for Pakistan.

۷۔ کتاب کا مکمل نام یہ ہے: The Muslim Community of the Sub-Continent

۸۔ معروف دانش ور، مورخ، مصنف اور غالب شناس شیخ محمد اکرام ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کو رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ تحصیل تعلیم کے بعد وفاقی سیکرٹری اطلاعات و نشریات، ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان اور ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ کی حیثیت میں کام کیا۔ کولمبیا یونیورسٹی امریکا میں وزنگ پروفیسر بھی رہے۔ حکومت پاکستان نے آپ کی علمی خدمات کے اعتراف میں آپ کو ستارہ امتیاز اور تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا۔ ۱۷۔ جنوری ۱۹۷۳ء کو لاہور میں انتقال ہوا۔ آپ کی کتابوں میں آپ کوثر، رود کوثر، موج کوثر، شبلی نامہ، غالب نامہ، ارمغان پاک، حیات غالب، کلیم فرزانہ، History of Muslim Civilisation، اور ثقافت پاکستان وغیرہ شامل ہیں۔

۹۔ سلسلہ کوثر تین کتابوں پر مشتمل ہے: آپ کوثر [مغلیہ دور سے قبل]، رود کوثر [عہد مغلیہ] اور موج کوثر [مغلیہ دور کے بعد]۔

۱۰۔ نذر صابری صاحب اگرچہ گائے گائے فارسی کی کلاسوں کو پڑھاتے رہے تاہم آپ پروفیسر نہیں رہے بلکہ گورنمنٹ کالج انک میں کتاب دار کی حیثیت میں خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۱۔ فقہ، کلام اور لسانیات کے نام ور عالم ابوالقاسم محمود بن عمر زنجیری ۴۶۷ھ کو زنجیر میں پیدا ہوئے۔ علامہ زنجیری کے اہم ترین کارناموں میں قرآن حکیم کی تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل ہے جو ۵۲۸ھ/۱۱۳۳ء میں مکمل ہوئی۔ زندگی کی ایک بڑا حصہ

بیت اللہ میں گزارا، اسی نسبت سے انھیں جبار اللہ کہا جاتا ہے۔ ۵۳۸ھ کو جرجانیہ میں فوت ہوئے۔ ان کی چند معروف کتابوں کے نام یہ ہیں: المفرد والمؤلف فی النحو، الامودج فی النحو، مقدمة الادب، کتاب الفائق، المستقصى فی الامثال، مختصر الموافقت بین آل البيت والصحابہ اور خصائص العشرہ الکرام البررة۔

۱۲۔ القاموس کے مولف ابوطاہر مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم شیرازی فیروز آبادی ہیں۔ آپ ۷۲۹ھ کو کازرون [فارس] میں پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے علماء جیسے محمد بن یوسف زرنکی، ابن القیم، شیخ تقی الدین سبکی اور ابو النصر تاج الدین سبکی سے فقہ اور حدیث کا درس لیا۔ ان کے فضل و کمال کے باعث مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں نے ان کی بہت تکریم کی۔ انھوں نے مختلف ممالک کے سفر کیے۔ چوالیس سے زیادہ کتب تصنیف و تالیف کیں۔ ان کی وفات ۸۱۰ھ کو زبید میں ہوئی۔ ان کی چند یادگار تصانیف یہ ہیں: القاموس المحيط، تحبیر الموشین فی التعبير بالسمین والشین، شرح قصیدۃ بانت سعاد، الروض المسلول فی مالہ اسمان الی الوف، المثلث الکبیر، انواء الغیث فی اسماء اللیث، المرقاة الوفیة فی طبقات الحنفیہ، المرقاة الاربیعة فی طبقات الشافیہ، الدر الغالی فی الاحادیث العوالی اور سفر السعادة۔

۱۳۔ نامور مؤرخ، ادیب اور عالم خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس زرکلی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء کو بیروت میں پیدا ہوئے۔ ان کی نشوونما اور تعلیم و تربیت دمشق میں ہوئی۔ ان کے زمانے میں عربوں اور ترکوں کے درمیان آویزش عروج پر تھی۔ ان کا شمار بھی عالی عرب پرستوں میں ہوتا ہے۔ ان کی قوم پرستی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی گراں قدر تالیف الاعلام، ترک مشاہیر کے تذکرے سے خالی ہے۔ سیاسی سرگرمیوں کے باعث انھیں دو بار پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ وہ مختلف ملکوں میں سفارت کے منصب پر بھی فائز رہے۔ ان کا انتقال ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء کو قاہرہ میں ہوا۔ انھوں نے کئی کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔ الاعلام ان کا معرکہ آرا کارنامہ ہے جو ۱۳۳۵ شخصیات کے تعارف کو محیط ہے۔

۱۴۔ معروف مؤرخ اور تذکرہ نویس عمر بن رضان محمد راغب بن عبد الغنی کمالہ ۱۲۲۳ھ/۱۹۰۵ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ عالیہ [لبنان] کے مکتب عبرت سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۲۷ء میں برطانیہ چلے گئے وہاں سے ناٹجریا اور دوسرے ممالک کے سفر کیے۔ ۱۳۰۸ھ/۱۹۸۷ء کو دمشق میں انتقال کیا۔ ان کی چند معروف کتابیں یہ ہیں: معجم المؤلفین، الادب العربی فی الجاہلیہ والاسلام، اعلام النساء فی عالمی العرب والاسلام، اللغة العربیة وعلومها، التاريخ و لجنرافیة فی العصور الاسلامیة، العالم الاسلامی، المنتخب من مخطوطات المدینة المنورة، المرأة فی عالمی العرب والاسلام۔

۱۵۔ محبت الدین طبری یا احمد الطبری کا اصل نام احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد ابراہیم کی شافعی ہے۔ ان کی کنیت ابو جعفر اور ابو العباس اور لقب محبت الدین ہے۔ آپ ۶۱۵ھ کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ وفات ۶۹۳ھ کو مکہ میں ہوئی۔ کئی تصانیف و تالیفات یادگار چھوڑیں۔ چند اہم کے نام یہ ہیں: الرياض النضرة، تفسیر جامع، الکافی فی غریب القرآن، القبس الاثناء فی کشف غریب المعانی، الحدیث العوالی، ترتیب جامع المسانید لان جوزی اور الاعلام از خیر الدین زرکلی

۱۷۔ معجم المؤلفین از عمر بن رضا کمالہ۔

۱۸۔ نامور مؤرخ اور بانی عمرانیات ابن خلدون کا اصل نام عبدالرحمن ابو زید ابن خلدون ہے۔ آپ ۱۳۳۲ء کو تونس میں پیدا ہوئے اور ۱۴۰۶ء کو انتقال کیا۔ ان کی معرکہ آرا تصنیف تاریخ العبر ہے۔ اس تاریخ کا مقدمہ کتاب سے زیادہ شہرت کا حامل ہے۔ آپ کی دوسری تصانیف میں شرح البردہ، الحساب اور المنطق شامل ہیں۔

۱۹۔ نذر صابری صاحب نے علامہ زحشری کی ایک ایسی تحریر تلاش کی تھی جس میں علامہ موصوف نے سلسلہ معتزلہ سے اپنی انابت کا اعلان کیا تھا۔ صابری صاحب اس تحریر کو مجلس نوادرات علیہ الہک کے تحقیقی رسالے نوادر کے دوسرے شمارے میں شائع کرنے کے خواہش مند تھے مگر بد قسمتی سے نوادر کا دوسرا شمارہ شائع نہ ہو سکا۔

۲۰۔ فاروقی صاحب سے مراد پروفیسر زاہر حسن فاروقی ہیں جو ڈاکٹر محمود احمد غازی کے خالہ زاد بھائی تھے۔ فاروقی صاحب تھانہ بھون (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد راول پنڈی میں آ گئے۔ ایم۔ اے اُردو کے بعد مختلف ملازمتیں اختیار کیں۔ آخر حکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے۔ گورنمنٹ کالج الہک سے طویل عرصہ وابستہ رہے اور اسی ادارے سے صدر شعبہ اُردو کی حیثیت سے سبک دوش ہوئے۔ جون ۲۰۱۱ء میں راہی ملک بٹا ہوئے۔

## کتابیات

- ۱۔ آب کوثر، شیخ محمد اکرام، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، س ن۔
- ۲۔ الہک کے اہل قلم، ارشد محمود ناثاد، الہک، پنجابی ادبی سنگت، اوّل ۲۰۰۰ء۔
- ۳۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا، سید قاسم محمود، کراچی، شاہکار بک فاؤنڈیشن، س ن۔
- ۴۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا، مولوی محبوب عالم، لاہور، الفیصل ناشران و تاجران کتب، ۱۹۹۲ء۔
- ۵۔ پاکستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے، پروفیسر محمد ایوب صابر، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع اول، ستمبر ۱۹۸۵ء۔
- ۶۔ پیغام حق، حضرت خواجہ نواب الدین چشتی صابری، فیصل آباد، ادارہ فروغ تجلیات صابریہ، بار دوم، س ن۔
- ۷۔ تاریخ ابن کثیر، ج ۱۳، مولانا اختر فتح پوری (مترجم)، کراچی، نفیس اکیڈمی، جنوری ۱۹۸۹ء۔
- ۸۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند [جلد اوّل]، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، طبع دوم ۲۰۰۹ء۔
- ۹۔ فیروز سنز اُردو انسائیکلو پیڈیا، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، تیسرا ایڈیشن، جنوری ۱۹۸۳ء۔
- ۱۰۔ وفيات اہل قلم، ڈاکٹر محمد منیر احمد سلج، اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۸ء۔
- ۱۱۔ ہمارے اہل قلم، زاہد حسین انجم، لاہور، ملک بک ڈپو، ۱۹۸۸ء۔

